در فیضِ شفاعت ہے اب آئے جسکا جی چاہے

نہ آئے جو نہ کے پکڑ بن جائے جسکا جی چاہے

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ مسمّٰی بہ

حقیقۃ الشفاعت

بجواب

قباحت الشفاعت

حسب فرمایش جناب مولوی محمد تقی صاحب پرتاب گڈھی

ہلالی پریس دہلی میں چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

ناظرین آپ نے دیکھا ہوگا کہ آریہ سماج کی طرف سے ایک چوورقہ شائع ہوا ہے جسکا نام قباحت شفاعت رکھا گیا ہے۔ اِس چوورقہ مین دعویٰ کیا گیا ہے کہ شفاعت کا مسئلہ دنیا مین بدی کا طوفان لارہا ہے جن تو مین شفاعت کا عقیدہ ہے۔ انہین بدیون سے کوئی پرہیز نہین اسلئے وہ ظلم سے ذرا نہین جہجکتے۔

مین پہلے مسئلہ شفاعت کی حقیقت بیان کرتا ہون اُسکے بعد بیان کرونگا کہ بدی کا طوفان کہان سے آرہا ہے اسلام کی تعلیم ہے کہ جو لوگ کافر مرتد بے ایمان ویدک دہرم پر جان نثار کرنے والے نیوگ کی گندگی میں پڑنے والے تناسخ مین چکر لگانے والے اسلامی تعلیم کی مخالفت کرنیوالے ہین یا اسکے علاوہ اور کسی قسم کی گندگی سے اپنی روحانیت کو خراب کرنے والے ہیں وہ لوگ دوزخ کا کندہ بنائے جائینگے۔ شفاعت سے محروم رہینگے نہ مرینگے نہ دوزخ سے نکالے جائینگے۔

ہمیشہ اپنے خبث باطنی کا مزہ چکہتے رہینگے۔ رہے مومن مسلمان متقی پرہیزگار اُنکو ہر وقت ہر آن مین انبیاء علیہم السلام کی شفاعت حاصل ہے۔ دنیا مین بہی انبیاء علیہم السلام کے فیض سے اُنکو راہ ہدایت نظر آتی ہے۔ چاہ ضلالت سے نکلکر کاخ توحید پر جاگزین ہوتے ہیں۔ آخرت مین بہی وہ لوگ انبیاء علیہم السلام کے فیض شفاعت سے مستفید ہونگے۔ اور جو مسلمان ایسے ہین کہ موحد تہے قبر پرستی درخت پرستی وتعزیہ پرستی وغیرہ شرکی کامون سے پرہیز کرتے تہے۔ مگر گناہ بہی اُنسے سرزد ہوئے تہے ایسے لوگ دوزخ مین ڈالے جائینگے بعد ایک مدت کے بعضے انبیاء علیہم السلام کی شفاعت سے بعضے بلاشفاعت محض اللہ کی رحمت سے قعر دوزخ سے نکلکر قصر جنت مین داخل ہونگے۔ بعض گنہگار ایسے بہی ہونگے کہ اللہ تعالیٰ انکی خطائین اپنے فضل وکرم سے معاف کردیگا جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہین ہے اُنکی شفاعت نہ کوئی کریگا نہ کرسکتا ہے۔ اِس مضمون کی بہت سی آیتین کلام مجید فرقان حمید مین موجود ہین۔ عقل کا بہی یہی تقاضا ہے اور فطرت انسانی بہی یہی چاہتی ہے کہ جسکے اعمال نیک ہین مگر بشریت سے کوئی معمولی خطا بہی ہوگئی ہے تو اُسکی معمولی خطا سے درگذر کیا جاوے

اور جیسے گناہ زیلوہ ہین مگر وہ گناہ نہین ہے جو اُسکی تمام نیکیون پر پانی پھیر دے یعنی شرک وکفر کی نجاست سے پاک ہے توحید کے زیور سے آراستہ ہے تو اُسکو اسکی برائیون کا بدلہ دیا جاوے اُسکے بعد اُسکی نیکیون کا بھی عوض ملے ۔ شفاعت کے معنی یہ ہرگز نہین ہین کہ کوئی گنہگار مستحق عذاب نار بغیر اپنی بداعمالیون کا بدلہ پائے ہوئے جنت مین داخل ہو جائے ۔ اس معنی کا لحاظ کرتے ہوئے کونسا احمق ہے جو یہ کہے کہ شفاعت کا مسئلہ دنیا مین بدی کا طوفان لا رہا ہے ۔ کیا وہ شخص گناہ کی جرأت کر سکتا ہے جسکو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اگر تو نے گناہ (مثلاً زنا چوری ۔ دروغ گوئی بے ایمانی وغیرہ) کیا تو دوزخ مین ڈالا جائیگا ۔ کونسی دوزخ وہ دوزخ جسمین ایسی سخت اور تیز آگ ہے جسکی مثال دنیا مین ملنی محال ہے ۔ اور ایسے سخت عذاب مین مدتون رہنا پڑیگا ۔ کہ اُس عذاب مین ایک منٹ رہنے سے دنیا کی ساری راحت و آسایش بھول جائیگا ۔ ہر عقلمند یہی کہیگا کہ ایسا اعتقاد رکھنے والا ہرگز گناہ کی جرأت نہین کر سکتا ۔ یہی وجہ ہے کہ مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ جب زانی زنا کرتا ہے یا چور چوری کرتا ہے یا شراب خوار شراب پیتا ہے تو اُسکا ایمان نہین رہتا ۔ یعنے جسکو جنت و دوزخ کا اعتقاد ہے وہ ہرگز ایسے ناشائستہ افعال نہین کر سکتا ۔

ہان گناہ کی جرأت وہ شخص کر سکتا ہے اور کرتا ہے جو یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اگر مین گناہ کرونگا تو ایشور مجھکو دوسرے جنم مین جانور بنا دیگا کیونکہ ایسے شخص کو یہ خیال ہوتا ہے کہ آج مزے کر لون دوسرے جنم مین جانور بنا دیا جاؤنگا تو میرا کیا بگڑیگا مثلاً زناکار خیال کرتا ہے کہ آج اس جنم مین زنا کر لون اگلے جنم مین ایشور کیا کریگا بہت کریگا کتا بنا دیگا مین اُس جنم مین کتیون کو خراب کرونگا ۔ بیل بنا دیگا تو مین گئو ماتا کی خبر لونگا ۔ گھوڑا بنونگا تو گھوڑیون پر سواری کرونگا ۔ غرض ایشور کسی جنم مین بھیجین مگر مین اپنا کام نہ چھوڑونگا نہ چھوڑونگا ۔ بلکہ انسانی جون مین تو کچھ دنیا کی شرم و حیا حاکمون کی جزا و سزا سے بھی ڈرنا پڑتا ہے حیوانی جون مین بیل بنکر آریونکو دکھا دکھا کر انکی گئو کو خراب کرونگا ۔ دیکھون تو اُس جون مین دیانندی اُنکا ایشور گئو ماتا کو میرے ہاتھ سے کیسے نجات دلاتے ہین ۔ ایسا ہی جسکو ظلم کی عادت ہے وہ یہ خیال کر سکتا ہے کہ اگر مین ظلم کرونگا تو ایشور میرا کیا کریگا بہت کریگا شیر بنا دیگا مین اور تمام کمزور آریونکو ستاؤنگا جو جون بدلکر میرے جنگل مین بسے ہونگے ۔ اگر بلی بنا تو وہ غریب آریے جو چوہے بنائے گئے ہین میرے ہاتھ سے نجات نہین پا سکتے ۔ غرض مین اپنا کام ہر جون مین جاری رکھ سکتا ہون ۔ اگر کوئی

دیانندی لال آنکھین نکالکر کہے کہ واہ جی تمنے ہمارے دہرم پر اعتراض تو کردیا مگر ہماری گرو کی تعلیم کا
ملاحظہ نہ فرمایا۔ ہمارے دیانند لکہتے ہین جو شخص اس جسم سے چوری غیر عورت کے نزدیک جانا بہلے لوگونکو مارا کرتا
ہے۔ اسکو درخت وغیرہ غیر متحرک (ساکن) چیز کا جنم ملتا ہے زبان سے کئے ہوئے برے کاموں سے پرند
چرند وغیرہ اور من سے کئے ہوئے برے کاموں سے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہے۔ جو وصف ان جیوؤن کے
جسم مین زیادہ تر ہوتا ہے۔ وہ انکو اپنے مانند بنالیتا ہے دیکھو ستیارتھ صفحہ ۲۳۳ ایسے دیانندی کو چاہیے
کہ کلیجہ تہام کرسنے جو آریے ایسے جوشیلے ہین کہ اپنا نام باقی رکہنے کیواسطے اپنی پیاری راحت جان ناری
یعنی بیوی کو دوسرے جوانونکی بغل مین بٹہانا پسند کرتے اور لڑکا کہلانے کی طمع سے غیر مردونکا اپنی استری
سے ہم بستر ہونا خوشی کی نظر سے دیکہتے ہین۔ کیا وہ آریے اپنی اولاد کی غذا و خوراک کا بندوبست کرنا نچاہینگے
وہ تو جانتے ہین کہ ایشور اپنی طرفسے کچھ پیدا نہین کرسکتے بدکارونکی بدولت تمام نباتات اور حیوانات پیدا ہوتے ہین
وہ مجبور ہوکر یہ منصوبہ گانٹہینگے کہ ایسا کام کرو کہ ہماری اولاد یا زیادہ اولاد جو ہماری پیاری ناری کی کمائی
ہے جسکو ہمنے اپنی گود مین کہلائی ہے ہمارے بعد اپنا پیٹ بہر سکے اس قومی ہمدردی کا جوش پیدا ہوتا کہ لالہ جی
زناکاری پر آمادہ ہوگئے مگر وہان تو ضعیفی اور کچھ اعصاب کی کمزوری ہے اگر یہ نہوتی تو دوسرونسے ولاد
کی خواہش کیون کرتے جب زنا سے مجبوری دیکھی تو اب کیا تہا دیانندجی فرما گئے ہین چوری سے
نباتات پیدا ہوتے ہین لالہ جی بہی اپنی نیوگی اولادونکی غذا بنانے کیواسطے چوری کرتے ہین مال جو
لائے اس سے اس جنم مین مزے کئے مرگئے تو کوئی بڑا بہاری درخت بنکر دیانندیونکی غذا اپنے
اگر چوری سے بہی ڈرے تو قتل کرنیکی تدبیر سوچنے لگے۔ دیانندیو انصاف سے کہو تمہارے بڑے
بزرگ جو مرگئے اگر وہ بہ زنا چوری قتل وغیرہ نہ کرتے تو تمکو یہ عمدہ عمدہ میوے کہانے نصیب ہوتے دال
ترکاری کہانے ملتی تم کہانسے پیٹ بہرتے اور کہانسے تمہاری توند نکلتی۔ اگر اس جنم مین تم زنا و چوری
نہ کروگے تو آئندہ نسلین کہانسے پرورش پائینگے اسیطرح اگر تمہارے بزرگ زبان سے گناہ نہ کرتے
یعنی جہوٹہ نہ بولتے تو آج یہ تمہاری گئوماتائین کہانسے پیدا ہوتی اور دودہ گہی وغیرہ تمکو کہانسے
میسر ہوتا۔ اب اگر تم اس جنم مین جہوٹہ بولکر اپنا منہ سیاہ نہ کروگے تو تمہاری اولاد کو جانور کہانسے
ملینگے۔ وہ بیچارے بیل کہانسے پائینگے گہوڑے کہانسے آئینگے۔ چونکہ تم لوگ اس زمانہ مین
تمام کام خود کرنا چاہتے ہو اور کسی دوسرے کے محتاج رہنا نہین چاہتے۔ اسوجہ سے تمکو

کامل امید ہے کہ اوروں کے گناہوں کے بھروسہ پر نہ رہوگے بلکہ بذات خاص زناکاری چوری چکاری بدمعاشی بے ایمانی تمام گناہوں کو ترک کرکے اپنی آیندہ نسلوں کے واسطے ذریعہ معاش چھوڑ جاؤگے۔ کیوں دیکھ لیا بدی کا طوفان کیسا پیدا ہوا۔ اے دیانندیو تمہاری روزی زنا و چوری پر موقوف ہے (کیونکہ دیانند نے لکھا ہے زنا و چوری سے نباتات پیدا ہوتے ہیں) تمہاری دودھ جوڑی گھوڑوں کی سواری وغیرہ تمہاری گالی گلوج بدزبانی و دروغ گوئی پر موقوف ہے کیونکہ تمہارے دیانند جی نے لکھا ہے کہ زبان کے کئے ہوئے برائیوں سے چرند پرند پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ہے بدی کا طوفان کہ اگر تم بدی نہ کرو تو تمہاری زندگی دنیا سے نیست و نابود ہو جائے۔ تمہارا فرضی ایشور تمکو غذا پہنچانے سے مجبور ہو جائے غالباً یہی وجہ ہے کہ تمنے نیوگ کو جو زنا کی بڑی بھاری جڑ ہے کار ثواب خیال کر رکھا ہے ہم تو کیا تمہارے گرو دیانند جی کے منہ سے بھی اسکی تعریف کرتے ہوئے پانی گرا جاتا ہے۔ بدزبانی زباندرازی فحش بکنا بزرگوں کو برا کہنا جھوٹ بولنا تمنے اپنا دھرم بنا رکھا ہے۔ افسوس تم ایسا مذہب (جسکی بنیاد برائیوں اور گناہوں پر ہے) رکھتے ہوئے اسلام پر حملہ کرتے ہو۔ جو ایسا پاک و صاف اور نورانی روحانیت کا پیدا کرنیوالا مذہب ہے جس نے شرک کی بنیاد اکھیڑ دی برائیوں کو مٹا دیا۔ اے دیانندیو تمہارے فرضی ایشور نے اپنی کمزوری کیوجہ سے ایسا خلاف فطرت سزاؤں کا قانون ایجاد کیا کہ اس سے کسی گنہگار پر برائے نام بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ نہ چور چوری سے ڈرتا ہے نہ بدمعاش بدمعاشی سے باز آتا نہ مکار مکاری چھوڑتا نہ فریبی فریب بازی۔ تمہارا فرضی ایشور تمہارے خیال کے مطابق جونوں میں ہیر پھیر کرتا رہتا ہے مگر برائی روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے۔ دنیا کا بادشاہ اگر دو سال تک جانفشانی اور خدا پرستی سے انتظام کرتا ہے اور اپنی سلطنت کو آباد کرنا چاہتا ہے تو اسکی سلطنت میں امن ہو جاتا ہے جن برائیوں کو وہ موقوف کرنا چاہتا ہے وہ معدوم ہو جاتی ہیں۔ ایک ڈپٹی کمشنر اپنے ضلع کا معقول انتظام کرنا چاہتا ہے اور اپنی رعایا کو آرام دینا چاہتا ہے تو تھوڑے دنوں میں جتنے ماتحت بے ایمان راشی ہوتے ہیں۔ وہ سب جیلخانہ کی سیر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور رعیت عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے لگتی ہے۔ ایک کوتوال اگر اپنا فائدہ چھوڑ کر محض رفاہ عام اور ایمانداری کو مدنظر رکھکر اپنے شہر کا بندوبست کرتا ہے تو اسکے شہر میں چور چنڈال بدمعاشوں کا بسنا محال ہو جاتا ہے۔ دو چار بدمعاشوں کو سزا ہوتی ہے تو تمام شہر کو عبرت ہو جاتی ہے۔ مگر افسوس کہ تمہارا ایشور سزائیں دیتے دیتے جونوں میں

بدلتے بدلتے تہک گیا مگر ایک جیو آتما کو بھی ورثہ پیدا ہوا جتنی روحیں ہیں بقیال دیانند جی کروڑوں
جونیں بدل چکیں مگر انکے دلو پر اثر خاک بھی نہوا۔ دنیاوی حکام ایک بدمعاش کو سزا دیکر دوسرے
بدمعاشونکو ڈرا دیتے ہیں مگر ایشور کے لاکھوں کروڑوں مرتبہ کے تنزل دینے سے خود اُس مجرم پر بھی اثر نہیں
ہوا جسکو سزا دیگئی ہے ع ببین تفاوت راہ از کجا تا بکجا ٭ چونکہ تمہارے ایشور کا ایجاد کردہ قانون
بالکل عقل کے خلاف تہا اسیوجہ سے اِس قانون کو سوا ے چند عقل کے دشمنوں کے اور کسی نے بھی نہیں مانا
اسیوجہ سے ویدک دہرم آریہ ورت کی قدم باہر نہ نکال سکا بلکہ خاص آریہ ورت (ہندوستان) سے بھی
آریونکا نام ونشان مٹ گیا بجائے تمہارے بت پرستونکا غلبہ ہو گیا تمام ہندوستان شرک کی نجاست سے
بدبودار ہو گیا کفر کی ظلمت سے بہر گیا آریونکے فرضی ایشور سے بھی کچھ بن نہ پڑا ہاتھ ملتے ہو کر رہگیا۔ شعر
یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت ٭ بڑہا جانب ہند ابر سعادت ٭ ہوئے ہند سے محو آثار ظلمت ٭ کہ
طالع ہوا ماہ برج ہدایت ٭ آخر ہندوستان کے ایک گوشہ سے نور اسلام چمکا جسنے ہندوستان کو
منور کیا اور شرک کی نجاست کو دُور کر کے توحید کے عطر سے معطر کر دیا بت پرستونکو خدا پرست بنا دیا۔ دیانند جی
تمکو بھی کروڑوں دیوتاؤں کی لنگ پوجا سے اسی نے نجات دلائی مگر ابھی چند دیوتاؤں کی پرستش تم میں
باقی رہگئی ہے وہ بھی چھوڑ کر سیدہے مسلمان ہو جاؤ۔ گمراہی سے باز آجاؤ۔ اُس چوورقہ میں لکھا ہے
کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کی مذہبی تواریخیں اِس امر کا کافی ثبوت ہیں کہ اِس دو ہزار سال کے عرصہ میں
دنیا میں انکے سبب کیا کیا فتور پیدا ہوئے قتلوں اور خونریزیوں کی انتہا نہ رہی۔ عجیب۔ آریہ دہرم میں فتح
اور ملک گیری کے خواب تو بڑے بڑے دیکھے گئے۔ کوششیں بڑی بڑی کی گئیں دیانندجی لڑائی کی
ترکیبیں بتاتے بتاتے مر گئے مگر جانتے ہو۔ شعر ورقزاگند مرد باید بود ٭ بر مخنث سلاح جنگ چہ سود ٭
ان بیچاروں میں دال ترکاری تیل کی پکوڑی کہاتے کہاتے نہ دماغی طاقت باقی تہی نہ بدنی کرتے تو کیا کرتے
نہ مسلمانوں کے مقابلہ کی طاقت رکہتے تہے نہ اب گورنمنٹ کو منہہ دکہا سکتے ہیں۔ اِن ترکیبوں سے فائدہ
کیونکر حاصل کرتے ہمیشہ چپکے چپکے کارروائی کرتے رہے مکاری اور عیاری سے کام لیتے رہے مگر جب
انکے لیٹیے دوانی کا بہید کہل گیا اور پردہ فاش ہو گیا تو انکا سر کہل دیا گیا پہر کیا تہا شور مچانا شروع
کر دیا کہ عیسائیوں اور مسلمانوں نے ظلم کیا یہ بڑے ظالم ہیں۔ شعر گربہ مسکین اگر پر داشتی ٭ تخم
گنجشک از جہان بر داشتی ٭ کیوں جی اپنے پرانے قصے پرانی لڑائیاں مہابھارت میں بھول گئے جو ہندوستان

غرضیکہ تو پرانی باتین ہین جنسے چشم پوشی کرنا یا انکو فراموش کرنا تمہارے نزدیک کوئی بڑی بات نہین موجودہ زمانہ مین ہندوستان کے امن امان مین خلل اندازی کون کر رہا ہے۔ اپنی باغیانہ تحریر اور تقریر کا ثمار کون بھگت رہا ہے عقلا خود ہی واقف ہین بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہین۔ دیانند یو اپنا مکان شیشہ کا بنا کر دوسرونکی سنگین عمارتوںین پتھر پھینکنا تمہارا ہی کام ہے۔

چوورقہ آریونکا اعتقاد ہے کہ وہ (پرماتما) عادل ہے قادر مطلق ہے۔ اور محیط کل ہے۔ وہ آپ سبکو جانتا اور سب کے اعمال کو ہر وقت دیکھتا ہے۔ مجیب۔ واہ جی آریہ تمنے گپ تو خوب ہانک دی مگر عقلمندونکے سامنے کب چلتی ہے۔ ایشور عادل ہوتا تو غریب اور بیچاری روحون پر زبردستی حکومت نہ کرتا۔ جب اُس نے اِن روحونکو نہین بنایا تو اُسکو ان غریبون پر حکومت کرنے کا کیا حق ہے یہ تو بالکل زبردستی ہے کہ کسیکو غریب پاکر حکومت کرنا شروع کر دیا۔ (ای ارواح جسطرح تم اپنی گورنمنٹ سے (جسنے تمکو تہذیب سکھائی جسنے تمہاری دماغونکو درست کیا جسنے جہالت کی تاریکی سے تمکو نکالکر علم کی روشنی سے بہرہ ور کیا) کہتے ہو کہ گورنمنٹ ہم کالون اور گورونکو ایک نظر سے نہین دیکھتی ہمکو ہمارے حقوق نہین دیتی کہین کانگرس کا جلسہ ہے کہین سودیشی کا غلغلہ اگر تمام روحین بھی اُسی طرح اتفاق کر کے ایشور سے کہین اے ایشور تو نے ہمکو بنایا نہین جیسا تو قدیم ہے ہم بھی قدیم ہین۔ تیری تنہائی مین ہمین ترے مونس تھے۔ تو نے یہ کیا ظلم کیا کہ ہمکو جونین ڈالکر ہلاک کیا ہمکو تیری حکومت کی ضرورت نہین ہے ہم آپ اپنا انتظام کر سکتے ہین۔ آپ مہربانی کر کے اپنی سلطنت اٹھا لیجئے۔ آپ کا انتظام ہم دیکھ چکے کروڑون سال سے ہم جیسے کے تیسے حیوان ہی رہے۔ اگر کبھی ترقی کر کے ہم انسانی جامہ مین آتے تو آپنے پھر ہمکو جانور بنا دیا۔ آپکی جبری حکومت تو ہو چکی اب ہم اپنے پانو پر کھڑے ہو سکتے ہین آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھین ہم خود حکومت کرینگے بلمنے آریو فرا سمجھکے جواب دینا تمہارے ایشور جی کیا جواب دے سکتے ہین۔ بس یہی ہوگا کہ ساکت ہو جائینگے اور بیچاری روحونکو انسانی جون سے نکالکر جانور یا نباتات بنا دینگے۔ آریو تمہارے ایشور کا یہ عدل ہے۔ تم گورنمنٹ سے ناحق مقابلہ کرتے ہو اور اپنے حقوق کی خواستگاری کرتے ہو۔ یہ تو تمہارے ایشور نے تمہارے اگلے جنم کی بداعمالیونکی وجہ سے تمہین سزا دی ہے کہ تم ایسی حکومت کے ماتحت رہو کہ دلیہن جنم لو مگر پہلے کر سکو پہلے ایشور سے اپنا جائز حق طلب کر لو اُسکے بعد گورنمنٹ بھی تمہاری آواز سنیگی۔ ایشور کو عادل

خیال کرنا محض خیالی پلاؤ ہے ۔ ایشور قادر مطلق کیسے ہوسکتا ہے جبکہ وہ مادہ کا محتاج روحونکا محتاج ایک
گھڑی بھی بلا روح اور مادہ بنانے سے قاصر مجبور ہے اُسکی حکومت اور قدرت اسی پر منحصر ہے کہ
روحیں ہوں اور مادہ ہو تو دنیا رچے ورنہ ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھا رہے ۔ اگر ابھی سب روحیں نیک بختی
اختیار کرلیں برائی چھوڑ دیں تھوڑے دنوں میں مکتی میں چلی جائیں تو پھر کیا ہوگا ۔ تمام دنیا میں سناٹا ہوگا ۔
ایشور حیران پریشان بیٹھا نظر آئیگا ۔ نہ انسان ہوگا نہ جانور نہ نباتات نہ معدنیات مگر ہے ایشور بھی
ہوشیار ۔ وہ جانتا ہے کہ اگر ان روحوں کو معلوم ہو جائیگا کہ ایشور کی حکومت کا دورہ اسیوقت تک
ہے جبتک کہ روحوں کو برائی کی عادت ہے جسدن نیکی کا دورہ ہوا اسیدن اسکی حکومت
کا خاتمہ ہے ۔ تو وہ نیکی اختیار کرینگے ۔ اور میری حکومت زوال پذیر ہو جائیگی ۔ اسیوجہ سے
اُسنے تدبیر کی کہ ان روحونکو انسانی جنم کے بعد حیوان بنا دو تاکہ انکی تمام عقل خراب ہو جاوے
اور دوسرے جنم میں پھر اگر کبھی انسانی جون میں جائے تو تیسرا جنم پھر حیوانی یا نباتاتی بنا دو تاکہ کبھی
انمیں یہ قابلیت نہ آئے کہ ہم سے اپنے حقوق کی خواہش کرسکیں یا کبھی نجات پاسکیں ۔

آریو اگر تم نظر انصاف سے دیکھوگے تو جانوگے کہ گورنمنٹ تمہارے ایشور سے زیادہ عادل ہے زیادہ رحیم
ہے وہ تمہارے آوازونکو سنتی ہے مگر ایشور کے کان پر جوں نہیں رینگتی گورنمنٹ نے تمکو تعلیم
دیکر اپنا مار آستین بنا لیا ۔ مگر ایشور تمکو جہاں ہاتھ پیر نکالتے دیکھتا ہے فوراً جون بدلکر ساری
ترقی تمام کردیتا ہے ۔ آریو تمہارے گرو قادر مطلق کے معنی اسطرح لکھتے ہیں سنو پس قادر مطلق کے
معنی صرف اسقدر ہیں کہ پرماتما بغیر کسی کی مدد کے اپنے سب کام پورے کرسکتا ہے صفحہ ۲۵۱ ستیارتھ پرکاش
کیوں آریو سنتے ہو قادر مطلق وہ ہے جو بغیر دوسرے کی مدد کے اپنے سب کام پورے کرسکے ۔ اگر
کوئی کاریگر اپنی صنعت ظاہر کرنے میں دوسری چیزوں کا محتاج ہو وہ قادر مطلق نہیں ۔ تمہارا ایشور روح
اور مادہ کی مدد کے بغیر ایک چیونٹی بھی نہیں بنا سکتا ۔ تمہیں کہو پھر وہ قادر مطلق کیسے ہوگا ۔ کجا ایشور اور کجا
قادر مطلق وہ خدا ہے جسکو کسیکی ضرورت نہیں نہ روح کی نہ مادہ کی نہ کسیکی بھلائی کا محتاج
نہ برائی کا خواستگار اگر چاہے تو ایک ارادے میں ایسی ایسی ہزاروں دنیا بلا روح اور مادہ کے پیدا کرے
تمہارا ایشور بالکل ایک کمہار کی مثل ہے کہ مٹی اور چاک درست کرکے بیٹھ گیا اور مٹی رکھتا جاتا ہے
چاک چلاتا جاتا ہے ۔ اسکو بھی مٹی اور چاک لجانے کے بعد اور چیز کی ضرورت نہیں ۔ یا ایک

(اور برتن تیار کرتا جاتا ہے)

سنا ہے کہ اوزار اور چاندی سونا لیکر بیٹھ گیا آگ جلالی اب کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے زیورات بناتا جاتا ہے اور بازار گرم کر رہا ہے۔ اُدھر دنیا کے تمام صناع اپنی اپنی ضروری چیزوں کو مہیا کرکے بیٹھے ہوئے اپنا کام کر رہے ہیں اُدھر ایشور بھی اپنا ضروری سامان روح اور مادہ اپنے پاس جمع کئے ہوئے جو دونوں کا ہیر پھیر کر رہا ہے فرق اتنا ہے کہ دنیا کے صناع اپنے اوزار خرید کر لاتے ہیں یا اپنی محنت اور کوشش سے پیدا کرتے ہیں کمہار اپنے گدھے پر مٹی جنگل سے لاد لاتے ہیں۔ اور ایشور نے زبردستی روحوں اور مادہ پر قبضہ حاصل کر لیا ہے۔ دنیا کے صناع اپنی مصنوعات سے ڈرتے نہیں وہ ہر وقت میں اُنکی ہیں جو چاہیں کر سکتے ہیں اور ایشور ہر وقت ڈرتا رہتا ہے کہ کہیں یہ سب روحیں نیکوکار نہ ہو جائیں ورنہ میری حکومت کا خاتمہ ہے۔ وہ اپنے اختیار سے ہر قسم کا تصرف نہیں کرسکتا۔ بلکہ جو نیم بدلنا جانتا ہے۔ ایشور کو یہ کہنا کہ وہ آپ سبکو جانتا ہے۔ تمہارے اعتقاد کے مطابق یہ بھی بالکل جھوٹ ہے۔ وہ تو خود سوال کرتا ہے کہ اے مرد عورتوں تم دونوں رات اور دن کو کہاں رہتے تھے کہاں چیزوں کو حاصل کیا اور کس وقت کس جگہ رہے تھے تمہارے جائے آرام کہاں ہے۔ اور کس ملک کے باشندے ہو صفحہ ۲۴۹ ستیارتھ پرکاش۔

کیوں آریو تم نے دیکھا کہ ایشور تمہارا اسطرح اپنی لاعلمی ظاہر کر رہا ہے۔ جب اُسکو یہ بھی خبر نہیں کہ مرد و عورت رات کو کہاں رہے تھے تو اور کسی چیز کو کیا جانیگا حالانکہ دس سال کے بچے بھی جانتے ہیں کہ مرد عورت رات کو کہاں رہتے ہیں۔ اور پھر ایشور کا ایسی **شرمناک** باتوں کو دریافت کرنا اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ ایشور کی طبیعت کس مذاق کی ہے۔ جسکو یہ بھی خبر نہیں کہ یہ مرد و عورت کس ملک کے رہنے والے ہیں وہ عالم الغیب کیا خاک ہوگا معمولی عقل کا آدمی بھی اکثر غیر ملکی آدمی کو دیکھکر جانتا ہے کہ یہ کس ملک کا رہنے والا ہے۔

چوتھے بخلاف محمدیوں اور عیسائیوں کے کہ انکا خدا آسمان پر بیٹھا ہے اور کاروبار اپنا فرشتوں کے اور پیاروں کے سپرد چھوڑ رکھا ہے اس بیچارے کو خبر نہیں کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے۔ **مجیب** ۔ آریہ کا بالکل صحیح اور کھلا ہوا جھوٹ اور بہتان ہے۔ جو ایسا خیال کرتا ہے وہ شیطان ہے قرآن مجید فرقان حمید پکار پکار کر ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سمیع ہے بصیر ہے ذرہ ذرہ کا حال جانتا ہے۔ ایک چیز بھی اُس سے پوشیدہ نہیں ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہے کرتا ہے۔ یہ مضمون کلام مجید میں ایک مقام پر نہیں بلکہ ہزاروں جگہ ہے اگر دانشمند ہو کیا قرآن مجید بھی تمہارے وید کیطرح گمنام کتاب ہے کیا قرآن مجید بھی وید کیطرح ایسی باتیں

بین محدود ہے جو آج دنیا مین کسی قوم کی زبان مین نہین۔ کیا قرآن مجید بھی تمہارے وید کیطرح کسی قوم کے گھرونکی چہار
دیواری مین محدود ہے۔ قرآن مجید وہ روشن کتاب ہے کہ جسکے نور سے ہر فرد بشر فیضیاب ہے۔ تمہارے گھرون
مین بھی اسکی روشنی جلوہ گر ہے گو تمکو تمہاری کور باطنی کی وجہ سے نظر نہین آتی۔ اگر تم سچے ہو تو کوئی آیت پیش کرو
ورنہ یاد رکھو جھوٹ بولنے والیکی سزا کیا ہے تمہارے دیانند کی تعلیم کے مطابق یہی ہے کہ پرند چرند
جانور بنایا جاوے۔ تم بھی اس جھوٹ سے باز آؤ ورنہ اگلے جنم مین جانور بنائے جاؤگے۔ اور کسی شکاری
جانور یا آدمی کا شکار ہو جاوگے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ تمکو جانور بنائے جانیکا ڈر نہین تم جانتے ہو
کہ اگر کسی شکاری نے دیکھ لیا تو اور اچھا ہے برے جون سے نجات دلا دیگا۔

اسکے بعد آریہ شفاعت کی حدیث نقل کرتا ہوا انبیاء علیہم السلام پر ہنسکر اوڑاتا ہے۔

اس واقعہ صرف اسقدر ہے کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے چونکہ اپنے بیٹے کیواسطے ڈوبنے سے
بچانیکی دعا کی تھی حالانکہ وہ کافر تھا یہ کوئی گناہ نہ تھا مگر اعلیٰ درجہ کے جلیل القدر بزرگ کو ذرا سی بات بھی
مقام خوف مین بہت بڑی معلوم ہوتی ہے اسوجہ سے وہ قیامت کے دن اپنی اسی دعا کو یاد کرینگے
اور خائف ہو جاوینگے۔ کہ کہین مجھسے یہ مواخذہ نہو کہ تینے ایک امت کے دشمن کے حق مین کیون دعا کی علے ہذا
القیاس حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنی قوم سے (جبکہ وہ اپنے میلہ مین انکو لیجانا چاہتے تھے)
فرمایا تھا کہ مین بیمار ہون انکی غرض یہی تھی کہ مجھے روحانی بیماری ہے۔ مین اپنے خالق حقیقی کیطرف رجوع کرونگا
تاکہ وہ میری روحانی بیماری دور کرے۔ مگر انکی قوم نے اپنی جہالت سے یہ سمجھا کہ انکو بدنی بیماری ہے۔
اسیطرح جب انھون اُن کافرون کے بتون کو توڑا اور اُن لوگون نے میلے سے آکر دریافت کیا تو آپنے
جواب دیا کہ یہ کام ان سب کے بڑے نے کیا ہے۔ وہ بیوقوف یہ سمجھے کہ ہمارے بڑے بت نے
توڑا ہے۔ اسمین بھی کوئی جھوٹ نہ تھا بلکہ بالکل واقع کے مطابق بات تھی۔ تیسری بات یہ ہے کہ حضرت
سارہ آپکی چچا کی صاحبزادی تھین اور آپکی بی بی بھی تھین چونکہ ایک کافر جابر عورتون کو پکڑ کر انکے شوہرونکو
قتل کروا دیتا تھا۔ اسوجہ سے آپنے اُسکے سامنے زوجیت کے رشتہ کا ذکر نہین کیا اور اصلی نسبی
رشتہ کا ذکر کیا کہ یہ میری بہن ہے۔ اسمین بھی کوئی کذب نہین ہے۔ عام طور پر دستور ہے کہ لوگ
چچا کی لڑکی کو بہن کہتے ہین۔ یہ رشتہ تو پھر بھی بڑا مضبوط ہے ملکی لڑکیون کو بھی بہن کہا کرتے ہین۔
غرض حضرت ابراہیم فداہ ابی امی نے کوئی بات خلاف واقع نہین کہی تھی۔ مگر نادان سننے والے

البتہ انکا اصلی مقصود نہ سمجھکر اپنی کوتاہی عقل سے وہ معنی سمجھ بیٹھے جو دراصل غلط تھا حضرت ابراہیم خلیل اللہ فداہ ابی امی نے بھی بمقتضائے مصلحت وقت اس غلط فہمی کے دور کرنے کی کوشش نہ کی گو انکا فعل کوئی مذموم فعل نہیں تھا نہ اسمین انپر کوئی الزام عائد تھا مگر وہ بزرگان دین اپنی صداقت اور اپنے خوف الٰہی کیوجہ سے اسکو بھی اپنا گناہ خیال کرتے ہین۔

حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے ایک قبطے کو ایک غریب اسرائیلی پر ظلم کرتے دیکھا تو انکی حمایت کی جب زبان سے کام نہ چلا تو مقابلہ کی نوبت آئی۔ انھون نے ایک گھونسا مارا اسکا خاتمہ ہی ہوگیا۔ مار ڈالنے کی غرض نہ تھی مگر اسکی موت ہی آگئی تھی۔ یہ واقعہ نبوت سے قبل کا ہے اسمین بھی حضرت موسی علیہ السلام پر کوئی الزام نہین ہے نہ کوئی گناہ ہے کیونکہ انہون نے ایک مظلوم کی حمایت کی جو عین فطرت کے مطابق ہے بات بڑھ جانے پر گھونسا ماردیا یہ بھی کوئی نئی بات نہین بد معاش شریر النفس لوگو نپر ایک نیک دل آدمی کو اپنے موقع پر ضرور ہی جذبہ آجاتا ہے مگر وہ اپنے اس فعل کو بھی اپنی پاک نفسی سے گناہ سمجھتے ہین۔

حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا یہ عذر ہے کہ مجھکو لوگون نے خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے کہین مین بھی اس عتاب مین نہ آجاؤن۔ ورنہ یہ کوئی گناہ تھا نہ ہے نہ اسکا کچھ آپنے حساب کتاب ہے

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام سے البتہ ایک خطا سرزد ہوئی تھی جسکی وجہ سے وہ ربنا ظلمنا انفسنا ورد زبان کرتے رہے۔ بہر وقت ہر گھڑی توبہ و استغفار کرتے رہے آخر اللہ تعالیٰ نے انکی لغزش کو معاف فرمایا۔ مگر وہ بھی قیامت کے دن خشیۂ الٰہی کے غلبہ کیوجہ سے گھبراتے ہون گے۔ کہ کہین مجھسے مواخذہ نہو۔ اصل قصہ تو صرف اسقدر ہے باقی آریہ کی تراش خراش یا اسکی غلط فہمی ہے۔ اے آریو یہ بزرگان دین گناہون سے پاک ہین۔ مگر اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی ذات بے نیاز ہے وہان کسیکی دال نہین گلتی اس بارگاہ مین سب کی گردنین پست ہین سب وہان اپنی خطاؤنکا اقرار کررہے ہین کسی کو یہ جرأت نہین جو بے ہراس ہو۔ کیونکہ وہ خالق ہے وہ روزی دینے والا ہے وہ طاقت دینے والا ہے۔ بندون کی زندگی بھر کی عبادت اسکے ایک سیکنڈ کے احسان کا بھی بدلہ نہین ہو سکتی ہے کوئی کیونکر وہان بے خوف ہوسکتا ہے وہ اس بے نیاز کا دربار ہے۔ جسکی یہ صفت ہے۔ اگر در دہد یکے صلائے کرم۔ عزازیل گوید نصیبے برم۔ بتہدید گر برکشد تیغ حکم۔ بمانند کروبیان صم بکم۔ اے دیانند جی

یاد رکھو اسلامی تعلیم ہرگز عقل و فطرت کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین فطرت کے موافق ہے ۔ کافرونکے ہمیشہ
جہنم میں جلنے سے تعجب نہ کرو جن بدمعاشون نے اپنی زندگی شرک کفر میں تمام کردی اپنے خالق اپنے
مالک کی بغاوت کرتے رہے انکی سزا حبس دوام کے سوا اور کیا ہے ۔ دنیاوی حکام کو دیکھلو کس طرح
بڑے بڑے مجرمونکو حبس دوام کی سزا دیتے ہین ۔ اگر یہ دنیاوی سلاطین اسی وقت تک قید رکھ سکتے
ہین جب تک اسکی زندگی ہے ۔ مگر جو قادر مطلق ہے ۔ وہ انکو ہمیشہ قید رکھ سکتا ہے ۔ اسلیے جو جتنے
وہ ہمیشہ قید رہیگا ۔ ہان جو مجرم ایسے ہین کہ حبس دوام کے مستحق نہیں ہین وہ البتہ اپنے گناہونکی سزا
بھگت کر نجات پاینگے ۔ محدود اعمال کا محدود بدلہ تمہارے دیانند جی کا خیالی پلاؤ ہے جسکی دلیل دیانند کے
پاس کچھ نہیں ہے اگر تم انکے سچے چیلے ہو تو آؤ کوئی معقول دلیل پیش کرو ۔ ورنہ شرم کرو عذاب دوزخ سے بچو
دیانند نے محدود اعمال کا بدلہ محدود اسوجہ سے کہا ہے کہ وہ ایشور کو مجبور مانتے تھے ۔ جیسے ایشور مین قدرت
نہین کہ وہ بلا روح و مادہ کے ایک تنکا پیدا کر سکے اسیطرح ایسی بھی قدرت نہین کہ وہ کسیکو ہمیشہ کیلئے آرام یا عین
مین رکھے یا کسیکو ہمیشہ کیلیے نجات دیسکے کیونکہ اگر وہ ایسا کرے تو اسکی حکومت کا نام نشان مٹ جاے اور سرشتی رچنا
اسپر محال ہو جائے سارا دیانندی جال کے لوٹ جانے والے کلام کو عقل کے دشمن نہ جو دیانند کی اندھی تقلید نکرو اسی ہستی کے
بھروسہ پر رہو کہ اگر تمنے اسکو حاصل کر لیا تو تمکو چین سے وہان رہنا بھی نصیب نہو ۔ بلکہ تمکو تو تیرے دیونکے بعد
نکالی جاوگے اور جونون کے چکر مین ڈالے جاؤ ایسے ہی کم راحتی کر کے کیا کروگے جسکا تم پر کوئی احسان نہین ہے جو تمکو
دیا ہے تمہاری کرمونکا بدلہ ہے مزدوری دی کرم سے زیادہ ایک پیسہ بھی نہین دیسکتا اس سے تو اچھی گورنمنٹ ہے اگر کوئی
شخص اسکی ملازمت مین اپنی عمر کا زیادہ حصہ خرچ کر دیتا ہے ۔ تو باوجود یکہ وہ گورنمنٹ اسکی مقررہ تنخواہ دیتی رہتی ہے
جب اسکو اسکی قوتون کے ضعیف ہونیکی وجہ سے علحدہ کرتی ہے تو ہمیشہ کیلیے اسکی گذر اوقات کیواسطے اسکی تنخواہ کا آدھا یا تہائی حصہ
مقرر کر دیتی ہے اور تا دم زیست اسکو دیجاتی ہے کبھی خیال نہین کرتی کہ اس نے صرف دیکھ میری خدمت کی اتنی مدت تک اسکو
تنخواہ ملی ۔ مگر تمہارا ایشور تمہارے کرمون سے زیادہ ایک منٹ بھی تمکو مکتی مین نہین رکھ سکتا ایسی ایشور کی بندگی سے تو تمہارے لیے
بہتر تھا کہ تم گورنمنٹ ہی کی خوشامد کرتے وہ تمکو تمہاری ایشور سے زیادہ دیتی اور اگر تم روحانیت اور ہمیشہ کی نجات سود اور بندہ
ہو کر بچنا چاہتے ہو اور ہمیشہ دلونکو زندہ کرنا چاہتے ہو تم کلمہ توحید کا ورد زبان کرو ۔ یہ وہ نسخہ ہے جو تمہاری روح کی بھی
اسکے ضعف اور گمراہی کو دور کریگا ۔ تم اس مکتی (جنت) کے طالب بنجاؤ کہ جسمین جانیکے بعد کوئی تمکو اس سے نہ نکالے نہ تمکو
اسکے چھوٹنے کا افسوس کرنا پڑے ۔ نہ جونون مین آنا پڑے ۔ ہم تمہاری خیر خواہی کر کے تمکو بتا چکے دنیا کی بڑی دولت کی برابر خیال کرو

م کرے کسکو مقصود آو دیتے ہیں ۔ س در فیض محمدؐ دا ۔ ہے آئے جسکا جی چاہے ۔ نہ آئے آگ میں دوزخ کے جاوے جسکا جی چاہے ۔ یہ کہا ہم نے مانو یا نہ مانو تمہیں اختیار ہے ۔